بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمۃ التفسیر

مفتی عتیق الرحمٰن

قرآن کریم کتاب ہدایت اور دستور انسانیت ہے۔ یہ انقلاب آفریں کتاب ہے۔ آج سے سوا چودہ سو سال پہلے اس کتاب نے انسانی زندگیوں میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ صحرائے عرب کے خانہ بدوشوں اور چرواہوں کو دنیا کا امام بنا کر کھڑا کر دیا، جو لوگ اس قرآن کے دامن میں آنے کے لئے تیار نہ ہوئے، جہالت ان کے نام کا لازمہ اور ان کی شناخت بن کر رہ گئی۔ ابو جہل کوئی مخصوص فرد اور زمانہ جاہلیت تاریخ کا کوئی گزرا ہوا زمانہ نہیں ہے بلکہ قیامت تک ہر وہ شخص ابو جہل ہے، جو قرآن کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے پر آمادہ نہ ہو اور ہر وہ زمانہ جاہلیت کا زمانہ ہے، جو قرآنی نظام کو اختیار کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ قرآن کریم وہ زندہ جاوید کتاب ہے جو کسی دور میں بھی پرانی نہیں ہوتی اور بار بار دہرانے سے بھی انسانی طبیعت اس سے اکتاتی نہیں ہے اور اس کے معانی و مطالب ہر دور میں تر و تازہ رہتے ہیں۔

یہ کلام الٰہی ہے جس کی وسعتوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور جس کی حکمتوں کے سمندر کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ یہ عربی زبان کا اعزاز ہے جس نے کلام اللہ کو اس کی وسعتوں کے باوصف اپنے دامن میں سمیٹ کر نوع انسانی تک پہنچانے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اسے سمجھنے اور اس سے استفادہ کرنے کے لئے عربی زبان کی گہرائی و گیرائی کا ادراک ضروری ہے اور قرآن فہمی کا صحیح لطف اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک عربی زبان میں پوری مہارت حاصل نہ ہو۔ ترجمہ اور تفسیر کی مدد سے قرآن کریم کے ساتھ ایک گونہ مناسبت ضرور پیدا ہو جاتی ہے اور قرآنی علوم و معارف کے حصول کا ولولہ اور شوق انگڑائیاں لینے لگتا ہے،

اس بناء پر یہ مناسب خیال کیا گیا ہے کہ نزول قرآن کے مبارک مہینہ رمضان شریف کی مبارک ساعات میں قرآن کریم کے ساتھ اپنے تعلق کو بڑھایا جائے اور اس پر عمل کرنے کے جذبہ کو تازہ کرنے کے لئے قرآنی مضامین کو انتہائی مختصر انداز میں قارئین اسلام تک پہنچانے کی سعادت حاصل کی جائے۔اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ روزانہ تراویح میں تلاوت کی جانے والی آیات قرآنیہ میں بیان شدہ مضامین کا خلاصہ روزنامہ اسلام کے اسلامی صفحہ پر شائع کر دیا جایا کرے تاکہ تراویح میں ان آیات کی سماعت کا شوق و جذبہ دوبالا ہو اور حفاظ وقراء حضرات اگر مناسب خیال کریں تو تراویح سے فراغت کے بعد نمازیوں کے سامنے اس خلاصہ کو پڑھ کر سنانے کا اہتمام کر لیا کریں تاکہ قرآنی علوم کی نشر واشاعت کے ساتھ تذکیر المؤمنین کے فریضہ کی ادائیگی کی سعادت بھی حاصل ہو جائے۔اس طرح ان شاء اللہ ماہ مبارک کے تیس ایام میں تیس پاروں کا خلاصہ ہماری نظروں کے سامنے سے گزر جائے گا جو کہ قرآن کریم کے ساتھ ہمارے تعلق میں اضافہ کا باعث بنے گا اور مطالعہ قرآن کے وسیع آفاق کی طرف ہماری رہنمائی کا ذریعہ بنے گا۔

قرآن کریم کی تقسیم دو طرح کی گئی ہے۔

۱۔ سورتوں کے اعتبار سے

۲۔ سیپاروں کے اعتبار سے

۱۔ سورتوں کے اعتبار سے تقسیم میں معانی و مفاہیم کی رعایت رکھی گئی ہے۔ یہ تقسیم اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے اور اس اعتبار سے قرآن کریم ایک سو چودہ چھوٹی بڑی سورتوں پر مشتمل ہے۔

۲۔ سیپاروں کے اعتبار سے تقسیم میں تلاوت کرنے اور حفظ کرنے کی رعایت رکھ کر پورے قرآن کریم کو تیس مساوی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر حصہ کو عربی میں ''جزء'' کہتے ہیں جبکہ اردو میں

www.alkalam.pk

’’سیپارہ‘‘ کہا جاتا ہے۔ یہ فارسی زبان کا لفظ ہے جو دو لفظوں ’’سی‘‘ اور ’’پارہ‘‘ سے مرکب ہے۔ ’’سی‘‘ کے معنی ’’تیس‘‘ اور ’’پارہ‘‘ کے معنی ’’ٹکڑا‘‘ یا ’’حصہ‘‘ ہیں، سیپارہ کے معنی ہوئے ’’تیسواں حصہ‘‘ اس لحاظ سے ہر حصہ چونکہ تیسواں حصہ بنتا ہے اس لئے اسے ’’سیپارہ‘‘ کہا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ تقسیم حفظ کرنے اور تلاوت کرنے والوں کی سہولت کے پیش نظر تجوید و قرأت کے ماہرین نے کی ہے۔ چونکہ تراویح میں قرآن کریم سیپاروں کی رعایت کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اس لئے ہم تفسیری خلاصہ میں اسی تقسیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے روزانہ ایک پارہ کے مضامین کا خلاصہ بیان کیا کریں گے اور طرح تیس دنوں میں ان شاء اللہ پورے قرآن کریم کے مضامین کا خلاصہ پیش کر دیا جائے گا۔

علماء تفسیر فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں کچھ اوامر ہیں اور کچھ نواہی ہیں، باقی تمام مضامین اسی کی تقویت اور وضاحت کے لئے ہیں۔ تمام اوامر کے لئے جامع عنوان الصبر ہے جس کے معنی ہیں الثبات علی طاعات اللہ۔ اطاعت خداوندی پر استقامت کا مظاہرہ اور تمام نواہی سے بچنے کے لئے جامع عنوان التقویٰ ہے جس کے معنیٰ ہیں الاجتناب عن محارم اللہ۔ محرمات سے بچنے کا اہتمام۔ اس لئے اگر کوئی مختصر ترین الفاظ میں قرآن کریم کا خلاصہ بیان کرنا چاہے تو وہ صرف دو لفظوں میں بیان کر سکتا ہے اور وہ ہیں:

۱۔ الصبر ۲۔ التقویٰ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ’’اگر ریل گاڑی پلیٹ فارم پر وسل دے کر روانگی کے لئے تیار ہو، میرا ایک پاؤں پلیٹ فارم پر اور دوسرا پائیدان پر ہو اور مجھ سے کوئی شخص یہ کہے کہ احمد علی! مجھے قرآن کا خلاصہ سمجھا دو تو میں گاڑی کی روانگی سے پہلے ہی اس کے سامنے پورے قرآن کا خلاصہ بیان کر دوں گا کہ اللہ کو عبادت سے، رسول اللہ کو اطاعت سے اور مخلوق خدا کو خدمت سے راضی رکھو۔‘‘ حدیث شریف میں سورہ فاتحہ کو ام الکتاب کہا گیا ہے۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تمام قرآنی مضامین کا خلاصہ سورہ فاتحہ کے اندر موجود ہے اور بعض عارفین

نے کہا ہے کہ سورہ فاتحہ کا خلاصہ بسم اللہ میں اور بسم اللہ کا خلاصہ اس کے پہلے حرف باء میں موجود ہے کہ باء وصل کرنے اور ملانے کے لئے ہے اور پورا قرآن کریم انسانوں کو اللہ تعالیٰ سے ملانے کے لئے ہے۔ بعض صوفیاء کرام نے تو یہاں تک فرمادیا کہ باء کے ایک نقطہ میں پورے قرآن کریم کے خلاصہ کی طرف اشارہ موجود ہے کہ توحید خداوندی ہی تمام قرآنی تعلیمات کا خلاصہ اور لب لباب ہے۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]